هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

الدّیانہ جی قاسمہ علی احمدی

فاروق

قادیان

ترجمان مسلمانان مساوین عالم

ظلم ۔ ۔ ۔ سے ۔ ۔ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۴۳۴۳۔ منکہ علی محمد ولد راجہ شاہ ولی خان قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن چھونی ڈاک خانہ چوہا میلان شاہ تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۷/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ جدی جائداد میں ۱/۸ حصہ ہے۔ اور کچھ اراضی ریاست بہاول پور میں ہے۔ اس میں ۱/۱۵ حصہ ہے۔ اور کچھ میری ذاتی پیدا کردہ ہے۔ مجموعی میرے حصہ کی اراضی تقریباً ۱۵ ص کنال ہے۔ اس کے علاوہ سکنی مکانات پختہ ہیں۔ جس کی کل قیمت تقریباً دس ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت سالہ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا۔ فقط

العبد راجہ علی محمد احمدی ۷/۳۵۔ گواہ شد محمد عبدالجلیل حکیم بقلم خود۔ گواہ شد محمد افضل ولد راجہ محمد زمان خان ونڈووٹ ضلع جہلم بقلم خود

نمبر ۴۳۴۴۔ منکہ شیخ اللہ بخش ولد شیخ پیر بخش صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ستر سال تاریخ بیعت ۱۲/۹۲ ۲۵ ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۳۵ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد دو مکان پختہ دو منزلہ ملحقہ بحدود مشرق مسجد میاں کا کا مغرب مکان مسماۃ پناہی کشمیریاں شمال مکان مستری نورالدین۔ جنوب گلی شارع عام واقعہ گوجرانوالہ اندرون دروازہ امین آبادی ہیں۔ جن کی قیمت تخمیناً تین اور چار ہزار کے درمیان موجودہ وقت میں ہے۔ میں اپنے متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں ملازمت سے فارغ ہو چکا ہوں۔ محکمہ ریلوے میں گڈس کلرک تھا۔ پنشن کوئی نہیں اپنے لڑکے مسمی بابو عبدالکریم حکیم انسپکٹر کے پاس رہتا ہوں۔ آمدنی کوئی نہیں۔ اگر کوئی ہوگی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

العبد۔ شیخ اللہ بخش بقلم خود۔ گواہ شد۔ کرم الٰہی احمدی جراح ولد میاں محمد بخش احمدی۔ گوجرانوالہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ صاحب دین ولد شیخ فخر محمد ڈھنگرہ ہاؤس گوجرانوالہ۔

نمبر ۴۳۴۵۔ منکہ نورالدین ولد میاں کرم بخش قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۷۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن موجودہ حال کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۳۵ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس ایک مکان جس کی قیمت -/۵۰۰ روپیہ اور ایک زمین ۸ ۱/۲ مرلہ قیمت فی مرلہ -/۶۲ روپیہ ہے۔ اس کی قیمت -/۵۶۲ روپیہ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ ماسوا اس کے تجارت کی آمدنی سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی قیمت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مگر میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا وصیت ہذا تحریر کر دیتا ہوں۔ تاکہ سند رہے

العبد۔ نورالدین بقلم خود ۵/۳۵ ۶

گواہ شد۔ محمد الدین سکرٹری بقلم خود

گواہ شد۔ فضل الٰہی امیر جماعت انجمن احمدیہ کھاریاں

نمبر ۴۳۴۶۔ منکہ ظہیر احمد ولد چوہدری عبدالعزیز قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی سکنہ گوجرانوالہ حال ملازم راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۲ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت سوائے ماہوار آمد کے میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۵۰ روپیہ ہے۔ میں بذریعہ تحریر ہذا اقرار کرتا ہوں کہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ (دسواں حصہ) تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور انجمن مذکور کو جملہ متروکہ کا جو کہ میری وفات پر پایا جاوے ۱/۱۰ حصہ کا وارث قرار دیتا ہوں۔ فقط

العبد۔ چوہدری ظہیر احمد ٹائپسٹ دی راولپنڈی الیکٹرک پاور کمپنی لمیٹڈ راولپنڈی بقلم خود ۱۱/۳۲ ۲۵

گواہ شد۔ اعظم علی سب جج راولپنڈی "

گواہ شد۔ قاضی محمد رشید امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ ۱۱/۳۲ ۲۵۔

نمبر ۴۳۵۲۔ منکہ شیخ فرمان علی ولد پیر بخش قوم شیخ عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۰ء ساکن قادیان دارالفخر قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۳۵ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت صرف ایک مکان پختہ محلہ دارالرحمت قادیان میں ہے۔ نیز اسوقت میرا گذارہ پنشن پر ہے جو کہ مبلغ ۷ روپیہ ماہوار ملتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کی وصیت ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ فرمان علی ولد پیر بخش قوم شیخ سکنہ قادیان بقلم خود۔ گواہ شد۔ عبدالرحمن سکرٹری جماعت احمدیہ بابا بکالہ حال وارد محلہ دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد۔ عنایت اللہ خان قادیان۔

دارالامان بقلم خود ۶/۳۵ ۲۵

نمبر ۴۳۷۱۔ منکہ شیخ اللہ بخش ولد شیخ پیر بخش صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ستر سال تاریخ بیعت ۱۲/۹۲ ۲۵ ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۳۵ ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ قادیان دارالامان مورخہ ۷ اگست ۱۹۳۵ء نمبر ۱۷

ثنائی مشن

نزول مسیح

اہلحدیث ۱۰ مئی و ۱۴ جون ۳۵ء میں ایک مضمون بعنوان "مسیح پھر زمین پر" از قلم مولوی محمد شفیع صاحب قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل احادیث

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکمًا عادلًا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتے لا یقبلہ احد حتے تکون السجدۃ الواحدۃ خیرًا من الدنیا ومافیھا ثم یقول ابو ھریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ الآیۃ متفق علیہ (مشکوٰۃ ص ۴۷۱)

(۲) وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لینزلن ابن مریم حکمًا عادلًا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیھا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لھما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (مشکوٰۃ ص ۴۷۱ و ۴۷۲)

درج کرکے اور ان میں نزول کا لفظ دیکھ کر یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ کہ "مسیح پھر زمین پر"۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ جس قدر جدت طراز یاں ہو سکتی تھیں۔ کسر صلیب اور قتل خزیر اور حکم و عدل کے متعلق کی گئی ہیں۔ اور جس قدر حکمتیں ان کے متعلق ہو سکتی تھیں۔ یا جن کو دوسرے لفظوں میں بے وقوفانہ باتیں کہہ سکتے ہیں۔ مولوی صاحب نے بیان کی ہیں۔ لفظ مولوی اور خصوصاً چودھویں صدی کے مولویوں سے ایسی باتوں کا ظہور ناممکن نہیں۔ کیونکہ یہ تو علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کے مصداق ہیں۔ قبل اس کے کہ اس مضمون کے بخیئے ادھیڑے جائیں۔ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے مضمون نگار مولوی صاحب کی بیان کردہ چند حکمتیں درج کی جاتی ہیں۔

لکھتے ہیں۔ "بعض سطحی نگاہ سے دیکھنے والے شاید یہ اعتراض کر بیٹھیں۔ کہ عیسے علیہ السلام کو خود صلیبیں توڑنے کی کیا ضرورت ہوگی؟ کیونکہ وہ عیسائی جو اس وقت مسلمان ہو جائیں گے۔ خود توڑ دیں گے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ جس شخص نے صدہا نسلوں سے اسے ایک مذہبی بلکہ نجات دلانے والی چیز خیال کیا ہوا ہے۔ مشکل ہے۔ کہ اب وہ اپنے ہاتھوں سے توڑے ..... پس حضرت عیسے علیہ السلام کا اپنے ہاتھوں سے صلیب کا توڑنا کوئی عجیب اور نرالا کام نہیں۔ کہ جس سے حیرانی اور پریشانی ہو۔ بلکہ خدا کے پیغمبر ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔" (ص)

پھر لکھا ہے:-

"رہی یہ بات کہ عیسے علیہ السلام اس کام کے لئے خود کیوں تشریف لائیں گے۔ سو یہ اس لئے ہے کہ جس شخص کے متعلق لوگوں میں اختلاف پڑ جائے۔ بہتر یہی ہے۔ کہ وہ آکر اس اختلاف کو دور کرے۔ اور آئندہ ہمیشہ کے لئے اختلاف مٹ جائے۔ تاکہ پھر کسی کو غلط بیانی کی جرأت نہ ہو۔" (ص اہلحدیث ۱۰ مئی)

ناظرین کرام۔ کیا ہی اعلےٰ درجہ کی حکمتیں ہیں غور کا مقام ہے۔ کہ وہ حضرت عیسے علیہ السلام کی شان و شوکت اور رعب کو بھی دیکھیں گے۔ پکے مسلمان بھی بن جائیں گے۔ بلکہ "ساری دنیا مسلمان ہو جائے گی" (ص) پھر بھی صلیب کو نہیں توڑینگے۔ کیا ہی اعلےٰ درجہ کے مسلمان ہوں گے۔ حالانکہ حضرت عیسے علیہ السلام کی تلوار کا بھی ڈر ہوگا۔ سبحان اللہ

اور اختلاف والی بات بھی خوب ہی کہی کہ جس کے متعلق اختلاف ہو۔ وہی اس کو آکر دور کرے۔ یہودیوں میں مسیح کی بعثت اول کے وقت تو یہ اختلاف تھا۔ اور زبردست اختلاف تھا۔ جس کی وجہ سے صرف بارہ حواری ہی حضرت مسیح پر ایمان لائے۔ کہ آنے والا موعود ایلیا ہے۔ جو آسمان سے آئے گا۔ اس وقت کیوں خود حضرت ایلیا (ایلیا) تشریف نہ لائے۔ آنحضرت صلعم کے وقت یہود کا اختلاف تھا۔ کہ آنے والا نبی آپ نہیں ہیں۔ کیوں حضرت موسےٰ دوبارہ تشریف نہ لائے۔ اور کیا جب حضرت عیسے تشریف لائیں گے۔ تو یہود یہ نہ کہہ دینگے۔ کہ آپ کس طرح آ گئے۔ جبکہ ایلیا کے متعلق اس وقت آپ فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ کوئی آسمان سے نہیں آئیگا۔ صرف یحییٰ مراد ہے۔ اگر آپ آسکتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ تو وہ پہلے آپ نے (نعوذ باللہ) کیوں جھوٹ بولا تھا۔ کہ کوئی آسمان سے نہیں آسکتا۔ وغیرذالک

پھر قتل خنزیر کے متعلق لکھا ہے۔

"کہ چونکہ خنزیر ابتداء سے حرام ہے۔ اور عیسائیوں نے باوجود صریح حرمت کے اسے کھلے بندوں حلال سمجھ کر کھایا۔ اس لئے ضروری ہوا۔ کہ حضرت عیسےٰ آکر اپنے ہاتھوں سے قتل خنزیر کریں اور ظاہر کردیں۔ کہ یہ چیز حلال نہیں ہے۔ بلکہ اس درجہ تک بری ہے۔ کہ اس کا تخم تک دنیا سے مٹا دیا جائے۔ جیسا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔" (صفحہ ۵ اہلحدیث ۱۴ جون)

سبحان اللہ کیا ہی اعلےٰ درجہ کی حکمت اور دلیل حضرت مسیح علیہ السلام کے زمین پر اُتارنے کے متعلق پیش کی گئی ہے۔ کیا خدا خنزیروں کو ایک دم میں فنا نہیں کرسکتا۔ کہ حضرت مسیحؑ آکر اسے فنا کریں گے۔ اور یہ بھی بتانا کہ خدا نے انکو غلطی سے دنیا میں پیدا کردیا۔ کہ اب وہ اس سے تو نابود نہیں ہوئے۔ مگر حضرت مسیح ہی آکر نابود کرینگے۔

کتوں کے قتل کرنے کے متعلق بھی آپ نے خوب ہی کہی۔ کیا آپ یہ مہربانی کرکے بتلانے کی تکلیف گوارا کرسکتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم نے کس قدر کتے قتل کئے۔ اور کس قدر روئے زمین سے کتوں کا تخم مٹایا۔ اور آپ جیسے مولوی صاحبان اور خود آپ نے آنحضرت صلعم کے ارشاد کی تعمیل میں کتنے کتوں کو قتل کیا۔ اور کیا اب آپ کو روئے زمین پر کوئی کتا نظر آتا ہے یا نہیں۔ کہ اب آپ خاموش بیٹھے ہیں۔ برائے خدا ضرور ہی اس سوال کو حل کرنا۔ ہاں یہ بھی بتلائیے۔ کہ اگر جس گھر میں کتا ہو۔ وہاں رحمت کے فرشتے نہیں اُترتے۔ تو اگر ساری زمین پر اور خاصکر قلعہ میہاں سنگھ میں بھی کتے موجود ہوں۔ اور امرت سر میں بھی۔ اور ہر گلی کوچے میں پھرتے نظر آتے ہوں۔ تو فرشتے تو وہاں نہیں اُترتے ہونگے بلکہ ان کو دیکھ کر ہی بھاگ جاتے ہوں گے۔

؎ بریں عقل و دانش بباید گریست!

پھر مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مسیح سیاست اور حکومت کے ساتھ ڈنڈا لے کر اتریں گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ "دنیا میں جہاں تک مشاہدہ اور تجربہ گواہی دیتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ جب تک لاٹھی ہاتھ میں نہ ہو۔ تو کوئی فیصلہ ماننے کو تیار نہیں ہوتا۔... اس لئے جھگڑوں کو چکانے کے لئے عیسےٰ علیہ السلام کا سیاست کے ساتھ آنا ضروری ہے۔" (صفحہ ۵ اہلحدیث ۱۰ جون)

سبحان اللہ کیا ہی اعلےٰ درجہ کی حکمت ہے۔ کیوں مولوی صاحب یہ شرف صرف اور صرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ہی کیوں حاصل ہوا ہے۔ کہیں یہ وجہ تو نہیں۔ کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں! انبیاءؑ میں سے تو آج تک کوئی نبی نہیں گزرا۔ جس نے ڈنڈے کے زور سے لوگوں کو منوایا ہو۔ اور اگر کوئی ایسا نبی ہے۔ جس نے ڈنڈے کے زور سے یہ کام کئے ہوں۔ تو ان میں سے صرف دو تین کا نام تو زبان پر لادیں۔ ورنہ مجھے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اس مضمون سے عیسائیت کی بو آرہی ہے۔ اور دال میں ضرور کچھ کالا کالا معلوم ہوتا ہے۔ پھر یضع الجزیہ اور یضع الحرب کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ آکر لڑائیاں بند کردیگا۔ لڑائی کوئی نہیں ہوگی۔ اور ٹیکس موقوف کردیگا۔ اور اس کی حکمت یہ لکھی ہے۔ کہ بادشاہ مسلمان ہوجائیں گے۔ اور وحدت اسلامی قائم کردی جائے گی۔

مولوی صاحب یہ تو بتلائیے۔ کہ وہ آکر لڑائیوں کو بند کس طرح کرے گا۔ وہ تو دنیا میں خونریزی بپا کرے گا۔ کیونکہ تمام حکومتوں کو یکجا کرنے کے لئے اس کو اس قدر ابن آدم کا خون بہانا پڑے گا۔ کہ الامان۔ وہ بند تو نہیں کرے گا۔ وہ تو تمام بادشاہتوں سے آکر لڑائی کرے گا۔ لڑائی بند تو نہ ہوئی۔ بلکہ اس قدر خونریزی ہوگی۔ کہ آج تک دنیا نے ایسی تباہی دیکھی نہ ہوگی۔ اگر آپ کے معنے تسلیم کئے جائیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ انجیل کا وہ فقرہ صحیح ہوگا۔ کہ "میں صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔" پس یہ لڑائیوں کی موقوفی تو نہ ہوئی۔ بلکہ وہ تو ابن آدم کو جنگوں سے ہی تباہ کردیگا۔

ہاں! مولوی صاحب آخر میں ایک نہایت ہی ضروری سوال کا جواب دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

"اب رہا یہ سوال کہ اس کام کے لئے کیوں عیسےٰ علیہ السلام کا انتخاب کیا گیا؟

سو وہ اس لئے کیونکہ اس وقت تمام دنیا پر عیسائی اقوام کی بادشاہت ہے۔ اور وہ قومیں اس ہستی کے سامنے سر تسلیم خم کرسکتی ہیں۔ جو کہ ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہو۔ پس اس کام کے لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا آنا ضروری ٹھہرا۔" (صفحہ ۶ ۱۰ جون)

کیا ہی خوب جواب ہے۔ جس قدر اس پر فخر اور ناز کیا جائے۔ بجا ہے۔ اور جس قدر ماتم کیا جائے۔ کم۔ کیا یہ جواب قابل تسلیم ہے۔ بتلاؤ۔ اگر مسیح علیہ السلام آئیں۔ تو وہ انجیل پر ہی عمل کریں گے یا قرآن پر۔ اور اسلامی نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کے پابند ہوں گے۔ یا کوئی نئی شریعت لائیں گے۔ اگر وہ انجیل پر عمل کریں گے۔ تو مسلمان انہیں قبول نہیں کریں گے۔ اور نہ ان کا قبول کرنا ان پر فرض ہوگا۔ اور اس صورت میں قرآن بھی اس وقت منسوخ ہوجائے گا۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے انجیل پر عمل ہوگا۔ اور اگر وہ قرآن مجید پر عمل کرینگے۔ تو ایک نبی کو امتی بنایا جائیگا۔ جو سراسر تنزل ہے۔ دوسرے عیسائی قبول نہیں کرینگے۔ وہ کہیں گے یہ وہ مسیح ہی نہیں۔ اور ایسے مسیح کا ہماری کتابوں میں ذکر نہیں۔ اس لئے یہ ہمارے لئے واجب الاطاعت کہاں۔ ہمارا مسیح موعود تو صاحب انجیل ہے اور یہ صاحب قرآن۔ کیا پھر مسیح علیہ السلام ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقابلہ میں پھر بے دست و پا ہونگے۔ یا نہیں۔ اور اگر نئی شریعت لائیں گے۔ تو تب بھی تمہارا سارا ساختہ پرداختہ غلط اور باطل ہو جائے گا۔ اور قرآن کے ہوتے ایک نئی شریعت آجائے گی۔

پس ایسے خیالات سے رجوع کرو۔ ورنہ اس زندگی سے جس میں اسلام۔ بانی اسلام اور قرآن کی ہتک ہوتی ہو۔ موت ہی بہتر ہے۔ دیکھو اور سوچو اور غور کرو۔ کیا یہ خیالات ایسے ہیں۔ کہ ان کو تسلیم کیا جائے ؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

---

(۴) ناظرین کرام۔ مضمون نگار نے اپنے اس مضمون میں یہ ثابت کرنے کی سعی نافرجام کی ہے۔ کہ حضرت عیسٰے بن مریم اسرائیلی نبی دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ اور اس کے لئے مذکورۃ الصدر احادیث پیش کی گئی ہیں۔ جو کسی طرح ان کے اس مقصد مزعومہ کو ثابت نہیں کرتیں۔ پہلے وہ ان کا کسی صحیح مرفوع متصل حدیث سے آسمان پر بجسدہ العنصری جانا تو پیش کریں۔ تا بعد میں ان کے زمین پر آنے کا جھگڑا شروع ہو۔ اور "زمین پر" کا لفظ اپنی طرف سے ایزاد کیا گیا ہے۔ کسی صحیح مرفوع متصل حدیث میں زمین کا لفظ موجود نہیں۔ نہ تو ان پیش کردہ احادیث میں زمین کا لفظ ہے۔ اور نہ ہی کسی اور حدیث میں بجسدہ العنصری کے الفاظ ہیں۔ اگر کسی صحیح مرفوع متصل حدیث سے دونوں الفاظ مولوی محمد شفیع صاحب دکھا دیں۔ تو مبلغ ۵۰ روپے نقد میں انہیں دوں گا۔ جہاں چاہیں جمع کروالیں۔ اور اگر قرآن شریف سے وہ صرف آسمان کا لفظ ہی دکھا دیں۔ تو جو چاہیں انعام لیں بس ؎ اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

ہاں جہاں تک مضمون کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ نزول کا لفظ دیکھ کر "زمین پر اترنے" کے معنے کئے گئے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ غلطی ہے۔ بلکہ یہ کہوں گا۔ کہ یہ "مولوی" ہو کر دھوکہ دیا گیا ہے۔ کیونکہ آجکل ان کا یہی شیوہ ہے۔

نزول کے معنے کس لغت میں آسمان پر سے اترنے کے ہیں۔ بتلاؤ۔ تو انعام لو۔ ورنہ شرم کرو۔ آجتک کسی لغت میں ہم نے تو نزول کے معنی آسمان پر سے اترنے کے نہیں دیکھے۔ دنیا میں سب سے بڑی لغت کی کتاب قرآن مجید ہے۔ اس میں بھی نزول کے معنی آسمان سے زمین پر اترنے کے نہیں۔ بلکہ جہاں بھی نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے خلاف ہی ہے۔ مثلاً فرماتا ہے۔

انزلنا الحدید (حدید ۳) ہم نے لوہا اتارا۔ کیا لوہا آسمان سے اترا کرتا ہے۔ انزل لکم من الانعام (زمر ۱۶) ہم نے چارپائے اتارے۔ کیا کبھی گائے بھینس۔ گھوڑے وغیرہ بھی آسمان سے اترا کرتے ہیں۔ قد انزلنا الیکم لباسًا (اعراف ۳) ہم نے تمہاری طرف لباس اتارا۔ فاما انزل اللہ الیکم ذکرًا رسولًا۔ ہم نے آنحضرت صلعم کو تمہاری طرف اتارا اے زمین والو۔

کیا آنحضرت صلعم بھی آسمان سے ہی زمین پر اترے تھے۔

پھر بخاری میں اور دیگر تمام احادیث میں سینکڑوں دفعہ نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے کیا وہاں آسمان پر اترنے کے معنی ہیں۔ پس اگر اس جگہ کے علاوہ اور کسی جگہ پر بھی "نزول" کے معنی "آسمان سے زمین پر اترنا" نہیں۔ تو اس جگہ یہ معنی کہاں سے آگئے۔

جب نہ قرآن نہ حدیث۔ اور نہ ہی لغت عرب نزول کے معنے "آسمان سے زمین پر اترنا" کرتی ہے۔ تو بتلاؤ۔ کہ اب ان معانی کو اگر دھوکہ دہی خیانت اور جھوٹ سے تعبیر نہ کیا جائے۔ تو اور کیا کیا جائے۔

مولوی صاحب۔ بمعہ مولوی ثناء اللہ صاحب! بتلائیے۔ جیسا کہ مضمون میں ظاہر کیا گیا ہے اگر حضرت عیسٰے علیہ السلام آسمان پر زمین سے ہی تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ اور پھر واپس تشریف لائیں گے۔ تو لغت عرب میں تو واپسی کے لئے

رجوع

کا لفظ ہے۔ نزول کا لفظ تو واپسی کے معنوں میں آتا ہی نہیں۔ پس اگر حضرت عیسٰے علیہ السلام آنیوالے تھے۔ تو رجوع کا لفظ چاہیئے تھا۔ نہ کہ نزول کا لفظ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ افصح الفصحاء سید العرب والعجم فداہ ابی و امی حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم غلط لفظ (نعوذ باللہ) نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ استعمال کریں۔ کیا آپ کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ واپسی کے لئے رجوع کا لفظ ہے۔

پس آپ کا پیش کردہ لفظ نزول ہی آپ کے تمام مضمون کی قلعی کھول دیتا ہے۔ یہی ایک لفظ ببانگ بلند اعلان کر رہا ہے۔ کہ آنے والا موعود وہ پہلا اسرائیلی نبی نہیں۔ بلکہ اور ہے۔ اور یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ تمام حدیث میں جبکہ تم۔ تم۔ تم۔ تم استعمال ہو۔ اور اس خطاب کے مصداق صحیح وہ اصل وجود مخاطب نہ ہوں۔ (صحابہ کے زمانہ میں نزول نہ ہو) بلکہ تاویل کر کے چار جگہ ان کے مثیل مراد لئے جائیں۔ مگر جب ابن مریم استعمال ہو۔ تو اسے اصل ہی قرار دیا جائے۔ اور مثیل ابن مریم مراد نہ لیا جائے۔ اس کی بھی ذرا وجہ مفصل اور مدلل تحریر فرمائیں۔ آپ تو تاویل کو اور ہر محدث کی تاویل کو غلط قرار دے رہے ہیں (ص ۱۰ امتی) اور ان کو غلطی خوردہ لکھ رہے ہیں۔ پھر آپ نے چار جگہ اس حدیث میں کیوں تاویل کی۔ کیا باقی محدثین کی تاویلیں تو تحریف ہے۔ اور آپ کی چار جگہ پر تاویل تحریف نہیں۔ فیا للعجب!

قرآن مجید سے تو کوئی آیت مسیح کے آسمان سے زمین پر اترنے کے متعلق پیش نہیں کی گئی۔ ہاں حضرت ابو ہریرہ کی پیش کردہ آیت جو بخاری میں مذکور ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر قاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ اس کا مندرجہ ذیل ترجمہ کرتے کہ

"نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر ایمان لائیگا ساتھ اس (عیسٰے علیہ السلام) کے پہلے موت اس (عیسے علیہ السلام) کی کے" صفحہ ۱۰ رمئی

گویا یہ سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ اس سے حضرت عیسے علیہ السلام کا زمین پر اُترنا ثابت ہو گیا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ اول تو یہ پایہ اعتبار سے ہی اہل حدیث کے نزدیک ساقط ہے۔ کیونکہ اہل حدیث تو صرف حدیث کو ہی مانتے ہیں۔ اور یہ حضرت ابوہریرہؓ کا اجتہاد ہے۔ جو حدیث کے بھی موافق نہیں جب اہل حدیث امام ابوحنیفہ جیسے مجتہد کا احادیث کے ہوتے ہوئے کوئی اجتہاد قبول نہیں کرتے تو بیچارے حضرت ابوہریرہ جن کے متعلق یہ پہلے ہی مذکور ہے۔ کہ دون الفتوٰی والاجتہاد کہ ان کا فتوٰی اور اجتہاد قبول نہیں کیا جاتا۔ کا اجتہاد کیونکر قبول کیا جا سکتا ہے۔

دوم۔ یہ کہ اہلحدیث تو تقلید کے قائل نہیں۔ جب الفاظ حدیث اس اجتہاد کی تردید کرتے ہیں تو محض حضرت ابوہریرہ کے قول پر ان کی تقلید کر کے کیا اہلحدیث بدعت کا ارتکاب نہیں کرتے۔

سوم۔ یہ کہ آنحضرت صلعم کی وفات پر تمام صحابہ کرام کا ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (جس قدر رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ تمام کے تمام فوت ہو چکے ہیں) پر اجماع ہو گیا۔ اگر حضرت ابوہریرہؓ اجماع کے بعد بھی اس کے برخلاف عقیدہ رکھیں۔ تو اجماع کے بعد یہ کب حجت ہو سکتا ہے۔

چہارم۔ یہ کہ آپ کا ترجمہ اور حضرت ابوہریرہؓ کا اجتہاد قرآن شریف کے دوسرے مقامات کے خلاف ہے۔ قرآن شریف فرماتا ہے والقینا بینھم العداوۃ والبغضاء الٰی یوم القیامۃ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ کہ یہود اور عیسائی قیامت تک رہیں گے۔ اور وہ آپس میں بغض اور عداوت قیامت تک رکھیں گے۔ نیز حضرت عیسٰے علیہ السلام کے متبعین قیامت تک یہود پر غالب رہیں گے۔ پس اگر یہود اور عیسائیوں کا آپس میں اتفاق ہو جانا ہوتا۔ تو بتلاؤ یہ آیات غلط ہو گئی یا نہیں۔ اب ان آیات کے ہوتے ہوئے حضرت ابوہریرہؓ کا اجتہاد مانو گے اور قرآن کی تکذیب کرو گے۔ یا یہی کہہ دو گے۔ کہ حضرت ابوہریرہ اس آیت کے غلط معنے سمجھے۔ اور آپ کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوئے۔ یا انہوں نے تو صحیح معنی کئے۔ اور آپ نے غلط سمجھے۔

پنجم۔ آپ کے یہ معنی واقعات صحیحہ کے خلاف ہیں۔ آپ کا ترجمہ بتلا رہا ہے۔ کہ تمام اہل کتاب نہیں مریں گے۔ جب تک کہ وہ حضرت عیسٰے علیہ السلام پر حضرت عیسٰے علیہ السلام کی موت سے پہلے پہلے ایمان نہ لائیں۔ حالانکہ آج دو ہزار سال تک یہودی مرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور حضرت عیسٰے علیہ السلام پر ایمان نہیں لا رہے۔ کیا ان کا گناہ آپ کی گردن پر ہو گا۔ یا حضرت عیسٰے علیہ السلام پر کہ وہ دو ہزار سال سے غائب ہیں۔ اور یہود بیچارے کفر کی موت مر رہے ہیں۔ اور یہ بھی بتلایا جائے۔ کہ یہود کیوں مر رہے ہیں۔ حالانکہ ان کو مرنا نہیں چاہیئے۔ جب تک حضرت عیسٰے علیہ السلام زمین پر آ نہ لیں۔ اور وہ ان پر ایمان نہ لے آئیں پس یہ آیت بھی مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر حضرت عیسٰے علیہ السلام کے آسمان سے زمین پر اترنے کی تصدیق نہیں کرتی۔ فبای حدیث بعد اللہ وایاتہ یؤمنون۔

حدیث واما مکم منکم کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

"کہ جب ابن مریم تم میں نازل ہونگے۔ اور اس وقت ایک امام مہدی علیہ السلام بھی تم میں سے ہونگے" (صفحہ ۱۰ رمئی)

مولوی صاحب مہدی کا ذکر اس سے قبل تو حدیث میں نہیں۔ اور نہ ہی صاحب بخاری و مسلم نے مہدی کا ذکر کیا ہے۔ پس یہ آپ مہدی کا ذکر کہاں سے لے آئے؟

اور یہ بھی فرمائیے۔ کہ مہدی امام ہوں گے۔ یا مقتدی۔ اور مطاع ہونگے۔ یا مطیع؟ کیونکہ دوسری احادیث میں آتا ہے۔ کہ وہ امام ہوں گے۔ اور حضرت عیسٰے مقتدی اور ان کے ماتحت ہونگے۔ کیا ایک نبی ایک امتی کے ماتحت ہو کر آئے گا؟

کیا آپ نے واما مکم منکم کی واؤ سے دوسرا فرد نکالا ہے۔ اگر یہی ہے تو تلک ایات الکتٰب وقرآن مبین میں کتاب اور قرآن کو دو سمجھا جائے۔ اور یہ بھی بتلائیے۔ کہ اگر اس کو لامہدی الا عیسٰے کے ماتحت کر کے واؤ تفسیری قرار دیا جائے۔ تو کیا غلطی ہو گی؟

ہاں! قرآن مجید تو فرماتا ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلکم الآیۃ کہ تمہارے خلفاء تم میں سے ہی ہونگے۔ امام مہدی تو امت سے ہوئے۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام کس طرح امت محمدیہ میں خلیفہ بن کر آ سکتے ہیں؟

کسر صلیب کے متعلق اوپر آپ کی تشریحات درج کی جا چکی ہیں۔ جو سراسر مضحکہ خیز ہیں۔ آپ نے یہ لکھا ہے۔ کہ شارحین نے فیبطل النصرانیۃ اس کے معنی کئے ہیں (صفحہ) کیا وجہ ہے کہ یہ معنی غلط قرار دیئے جائیں۔ جو متقدمین کرتے چلے آئے۔ اور آپ کی نئی تاویل قبول کر لی جائے۔ کیا جو احادیث آپ نے درج کی ہیں۔ وہ ان شارحین حدیث کو معلوم نہ تھیں۔ آپ کے کسر صلیب کے معنے ان لکڑیوں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیگر مادی اشیاء کی بنی ہوئی صلیبوں کو توڑنا تو کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ صلیب کا کیا قصور ہے۔ کہ صلیب کو توڑا جائے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ جن لوگوں نے آپ کو صلیب پر لٹکایا تھا۔ (آپ کہتے ہیں صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے۔ جو بالکل غلط ہے اچھا بتلائیے پھر یہود لعنتی کیسے ہوئے۔ اور وہ جو صلیب پر چڑھایا گیا۔ وہ کون تھا۔ کیا نام تھا۔ اس کا کیا قصور تھا۔ قرآن و حدیث صحیحہ سے بتلائیے۔ اور تواتر قومی کا آپ کے پاس کیا جواب ہے) ان کو زندہ کر کے توڑتے۔ اور کیا یہ صلیبیں توڑنا اسلام کی تعلیم کے خلاف نہیں۔ قرآن مجید تو کہتا ہے کہ مذہب میں جبر نہیں۔ کیا صلیبیں توڑنا جبر میں داخل نہ ہوگا۔ اور یہ کہنا کہ

فیھلك اللہ فی زمنہ الملل کلھا الا الاسلام و تملأ الارض من المسلم۔

تمام لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔ بالکل غلط ہے۔ یہود اور عیسائی قیامت تک دنیا میں رہینگے۔ آیات اوپر گزر چکی ہیں۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ زبردستی نہیں کرتا۔ کیا پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ زبردستی کروائیگا یا نہیں؟

ہاں معلوم ہوتا ہے۔ یھلك کا لفظ دیکھ کر دھوکا دیا گیا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ لیھلك من ھلك عن بینۃ و یحیی من حی عن بینۃ (انفال)

کہ تباہ ہونے کا مطلب ظاہری طور پر تباہ ہونا نہیں۔ بلکہ دلائل اور براہین کے ذریعہ ہلاک ہونا ہے۔ پس اس کے معنی تمام مسلمان ہو جائیں گے۔ کرنا غلط ہے۔ بلکہ اسلام کا دلائل و براہین کی رو سے غلبہ مراد ہے۔

اگر یہ کہا جائے۔ کہ ان کی قوم چونکہ صلیب پرست ہوگی۔ اس لئے وہ خود تشریف لائیں گے۔ یہ بھی غلط ہے۔ تو پھر مسلمان چونکہ ۷۳ فرقوں میں ہیں۔ اس لئے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا آنا فرض ہوا۔ اور ہر قوم کے نبی کا اپنی قوم کے لئے آنا فرض ہے۔ حالانکہ یہ بات بالبداہت غلط ہے۔ پس جب باقی اقوام سے یہ سلوک نہیں۔ تو خصوصاً عیسائیوں سے کیوں؟ معلوم ہوتا ہے۔ ضرور آپ درپردہ عیسائی ہیں۔ یا عیسائیوں کے پروردہ ہیں۔

قتل خنزیر کے متعلق بھی آپ نے جو حقائق و معارف کے دریا بہائے ہیں۔ کیا کہنا۔ اگر مسیح کا یہی کام ہے۔ جو ہمارے ہاں ہندوستان میں ادنیٰ درجہ کے لوگوں کا کام ہے۔ تو پھر مسیح جنگلوں میں سؤر مارتے پھریں گے۔ اور ہم بالوثوق کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ ان سے چالیس سال میں کبھی ختم نہیں ہونگے۔ اگر یہی کام نہایت اعلیٰ تھا۔ تو پہلے بھی کسی نبی میں ایسی نظیر ملتی۔

پس ایسا مسیح جو سؤروں کو جو گویا آپ کے نزدیک (خدا تعالیٰ سے نعوذ باللہ) غلطی سے پیدا ہو گئے ہیں قتل کرتا پھرے گا۔ آپ کو ہی مبارک ہو۔ نبی تو لوگوں کی اصلاح کی خاطر آیا کرتے ہیں۔ سؤر کے شکار کو نہیں آیا کرتے۔ اور یہ بھی تو بتلائیں کہ آیا آپ کے دائیں بائیں آپ جیسے چودھویں صدی کے مولوی بھی ہوں گے یا نہیں!

حکماً عادلاً کے معنی ڈنڈا لے کر آنے والا کرنا بھی آپ ہی کا حصہ ہے۔ کیا لا اکراہ فی الدین کہ دین کے معاملہ میں کسی پر جبر نہیں منسوخ ہو جائے گی۔ اور فمن شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر (بنی اسرائیل) جو ایمان لانا چاہے وہ لائے۔ اور جو کفر کرنا چاہے کفر کرے۔ بھی قلم زن ہو جائے گی۔ اور حکم قرآن مجید میں فابعثوا حکما من اھلہ و حکما من اھلھا میں تو صرف مطلق فیصلہ کرنے والے کے حق میں استعمال ہوا ہے یہاں اس کے خلاف کیوں؟ اور حدیث الخلافۃ فی قریش و الحکم فی الانصار (یعنی خلفاء قریش سے ہونگے۔ اور حکم انصار سے ہونگے۔) بھی جیسے مسیح کو (کیونکہ آپ قریش سے نہیں۔) آنے سے روکتی ہے۔ ویسے ہی آپ کے ان معنوں کو بھی باطل کرتی ہے۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ مال مسیح کے زمانہ میں لوگ بوجہ عبادت کے نہیں لیں گے بالکل غلط ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم نے فرمایا لو کان لابن ادم وادیا من مال لابتغی ثانیا الحدیث کہ ابن آدم کبھی مال سے سیر ہی نہیں ہوتا۔

ناظرین کرام! آپ نے دیکھا۔ کہ مضمون نگار نے کس طرح ہر مقام پر واہیات باتیں کی ہیں۔ اور ہر مقام پر قرآن و حدیث کے خلاف قلم چلائی ہے اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ آنے والا آیا۔ مگر ان کی امیدوں کے خلاف۔ یہ ظاہر پرست ظاہر پر جمے رہے۔ اور ایک راہ سے انتظار کرتے رہے۔ مگر آنے والا دوسرے راستہ سے آگیا۔ تب اوہنوں نے اپنی امیدوں کے خلاف پا کر ضد سے کام لیا۔ اور نور فراست ان سے دور ہو گیا۔ اور ان کا علم سلب ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرماوے۔ آمین

مولوی ثناء اللہ صاحب نے آخر میں لکھا ہے۔ کہ یہی تشریحات حضرت مرزا صاحب نے بھی چشمہ معرفت میں لکھی ہیں۔ حالانکہ یہ دھوکہ ہے۔ حضور نے نہ یہ تشریحات کیں۔ اور نہ ایسا لکھا۔ بلکہ حضور نے اس کی اصل تشریحات جو قرآن و حدیث کے موافق ہیں۔ تحریر فرمائیں۔ اور ان کے مطابق اسی کتاب چشمہ معرفت میں اپنا مسیح موعود ہونا بھی بیان فرمایا۔ پس ہمیں ان تشریحات سے اتفاق ہے۔ جو حضور نے چشمہ معرفت میں کیں۔ اگر آپ کو بھی اتفاق ہو۔ تو آپ بھی حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائیے۔ اور ہدایت ابدی حاصل کیجئے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار:۔ چوہدری محمد شریف مولوی فاضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

حرامزادے کی رسّی دراز

زبان خلق نقارہ خدا مشہور مثل ہے۔ جب کبھی "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" کے متعلق پنجابیوں میں گفتگو ہوتی ہے۔ تو وہ مندرجہ عنوان فقرہ سے ہی سب کی تسلی کر دیتے ہیں۔ اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلقین ان سے دریافت کرتے ہیں۔ تو مولوی صاحب سٹ پٹاتے ہیں۔ اب کی دفعہ بھی کوئی صاحب مولوی صاحب سے دریافت کر بیٹھے تو مولوی صاحب نے بھی اسی عنوان کے ماتحت اہلحدیث ۱۰ رمئی ۳۵ء میں جواب دیا ہے۔ کہ نہیں میں نے ایسا نہیں لکھا۔ غلط ہے۔ آئندہ کے لئے یاد رکھو۔ اور تائید کے لئے الفضل ۶ رجنوری ۳۱ء کا حوالہ دیا ہے۔ ہم نے جھٹ الفضل دیکھا۔ تو اس میں لکھا ہوا دیکھا۔ کہ یہ آپ کے الفاظ تو نہیں۔ مگر آپ کے کسی تعلق دار کا اشتہار تھا۔ اور آنجناب کی تحریروں سے تو اس سے بھی زیادہ سخت مفہوم نکلتا ہے اس وقت ہمیں یاد آ گیا۔ کہ کسی نے کہا تھا۔ دیکھنا یہاں کوڑا نہ پھینکنا۔ اس نے آگے سے جواب دیا۔ کوڑا نہیں گوہ ہے۔ چہ خوب!

معجزات مسیح

ایک زمانہ تھا کہ لوگ ہم پر اعتراض کیا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے معجزات مسیح کو از قسم مسمریزم قرار دیا ہے۔ آج زمانہ ایسا آ گیا ہے۔ کہ خود ہمارے مخالف اس کا اقرار کرنے لگ گئے ہیں۔ اہل حدیث ۱۴ر جون ۳۵ء میں لکھا ہے:۔

"مسمریزم کے متعلق بعض انتہائی کتب میں بثبوت شہادات معتبر گواہاں از قسم دانایاں۔ ڈاکٹران، ساحران فرنگ وغیرہ کے اس قسم کے واقعات پے در پے درج ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جملہ معجزات و کرامات و کشفیات وغیرہ مندرجہ کتب الہامیہ وغیرالہامیہ متعلقہ ہر مذہب ایک اصول پر مبنی ہیں۔ اور ہر ایک انسان اپنی طاقت خداداد کے مطابق ان کو جزءًا یا کلاً دکھا سکتا ہے۔ البتہ چونکہ پیغمبران صادق کی طاقت اشارہ خداوندی سے وابستہ ہوتی ہے۔ اس لئے کوئی بڑے سے بڑا ساحر بھی ان کے مقابلہ پر بلکہ ان کی صرف موجودگی میں کوئی ایسا فعل نہیں کر سکتا۔" خوب

جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے

سنیما اور گراموفون

سنیما اور گراموفون کے متعلق اہلحدیث کا فتویٰ مرقومہ علماء کرام ملاحظہ ہو۔

"سنیما میں تصاویر ہوتی ہیں۔ اور تصاویر کا مٹا دینا شرعاً واجب ہے۔ نہ کہ اس کا دیکھنا۔ اور وہ بھی پیسہ دے کر۔ جو کہ انفاق فی الباطل اور اسراف اور لغو ہے۔ نیز ذکر اللہ اور عبادات سے روکنے والا ہے۔ اور یہ سب چیزیں بنص قرآن حرام ہیں۔ اسی طرح گراموفون یقیناً باجہ ہے۔ اور باجہ کا خریدنا اور سننا دونوں حرام ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میں اس لئے آیا ہوں۔ کہ ہر قسم کے باجوں کو مٹا دوں۔ (مشکوٰۃ)

نیز آپ نے طرح طرح کے باجوں کا نکلنا قیامت کی علامتوں سے فرمایا ہے۔ (ترمذی و مشکوٰۃ)"

اگر تصاویر کا مٹانا واجب ہے۔ تو مل کر سینما ہالوں کو کیوں نہیں گراتے۔ اور جیبوں سے اہلحدیث پیسے اور روپے کیوں نہیں پھینک دیتے۔ اور خاصکر نوٹ تو سارے تصویروں سے ہی پُر ہوتے ہیں۔ علماء کرام ان کو خود جلا کر زندہ مثال اتباع سنت نبوی و فتویٰ ہذا کی کیوں نہیں کرتے؟ گراموفون فروخت کرنے والوں کی دوکانوں کو کیوں نہیں گراتے۔ اور گراموفونوں کو مٹا کر بعثت نبوی کے مقصد کو کیوں پورا نہیں کرتے؟ اور اگر قیامت آنے کو ہے تو آپ کا مسیح کہاں ہے؟ ؎

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

قیامت کا نمونہ زلزلے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۲۸ سال پہلے پیشگوئی فرمائی تھی۔

"یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئینگے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

اس کا حرف بحرف پورا ہونا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے سُن لیں۔ لکھتے ہیں:۔

"کوئٹہ بلوچستان میں قیامت کا نمونہ..... پہلے زلزلے معمولی ہوتے تھے۔ اب تو جو آتا ہے قیامت کا نمونہ ہوتا ہے۔ ابھی صوبہ بہار کا زلزلہ بھولا نہ تھا کہ ۳۱ رمئی کو کوئٹہ بلوچستان نمونہ قیامت زلزلہ آیا۔" (اہلحدیث ۷ رجون ۳۵ء)

مولوی صاحب! کیا ایسی صریح پیشگوئیاں پورا ہونے کے باوجود بھی تکذیب ؎

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائیگا
ارے ایک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت اور اسلام

چودہری صاحب کی لاہور کی تقریر کے متعلق "چودہری ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر محض ملمع ہے" لکھکر مولوی ثناء اللہ صاحب نے دل کو تسلی دی ہے حالانکہ یہ وہی تقریر ہے۔ جس پر "احسان" نے خوب شور مچایا تھا۔ کہ جب چودہری صاحب اب احمدیت کی تبلیغ کرتے جا رہے ہیں۔ تو جب آپ اپنے عہدہ کا چارج لے لیں گے۔ پھر کب خیر کرینگے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ احمدیت کو تقریر میں اسلام کے مترادف بیان کیا گیا ہے۔ اسلام تو یہ ہے۔

بنی الاسلام علی خمس (الحدیث) اسلام کے ارکان پانچ ہیں۔ محمد رسول اللہ۔ نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ بتائیے احمدیت بھی اسی قدر ہے۔ یا اس کے علاوہ بھی اس میں کوئی چیز ہے۔ اگر یہی ہے۔ تو آپ اور آپ کے خلیفہ صاحب منکرین مرزا کو کافر کیوں کہتے ہیں۔" (اہل حدیث ۲۹ مارچ)

سنیئے مولوی صاحب جو ان پانچ ارکان میں سے ایک کا بھی انکار کرتا ہے۔ وہ کافر ہے۔ اور آپ کا اس پر اتفاق ہے۔ آپ اور آپ کے ہم نوا محمد رسول اللہ کو نہیں مانتے۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود کا ماننا بھی محمد رسول اللہ میں داخل ہے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا۔

"جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور اس کے رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میرے آنے کے متعلق آپ نے پیشگوئی کی تھی۔"

آپ نے اس بات کا بھی بڑے طمطراق سے ذکر کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت خلیفہ اول رض کو تحریر فرمایا۔ کہ مجھے منطق میں تو غل نہیں۔ اور چودہری صاحب کو بھی لکھا ہے۔ کہ آپ کو بھی منطق نہیں آتی ہوگی۔

مولوی صاحب! ہم تو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر قربان ہیں۔ منطق جاننے والے اس نے ڈھاب کھٹیکاں میں بٹھلائے۔ اور منطق نہ جاننے والے (بزعم مولوی صاحب) بلند مقام پر پہنچائے۔

اور بالکل اُمّی سردار دو جہان سید الکونین محمد رسول اللہ بنائے۔ اور منطق میں تو غل نہ رکھنے والے مسیح موعود خلیفہ رسول اللہ بنائے۔

اب فرمائیے مولوی صاحب! کون فائدہ میں رہے۔

مسلمان کی تعریف

اہلحدیث ۳۱ مئی میں مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جو ناظرین کی خاطر درج کیا جاتا ہے

"مسلمانوں میں ۹۹ فیصدی ایسے مسلمان ہیں۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ مگر نہیں جانتے۔ کہ مسلمان ہونے کے کیا معنی ہیں۔ اور لفظ اسلام کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ مسلمان کا لفظ ہر خاص و عام کی زبان سے سنا۔ لغت کی کتابوں میں بھی اس لفظ کو سینکڑوں مرتبہ پڑھا۔ اخباروں میں بھی مسلمانوں نے چھپا ہوا دیکھا۔ لیکن یہ خاک نہ سمجھ سکا۔ کہ مسلمان کون قوم ہے سنی سنائی کچھ باتیں کانوں میں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کی بناء پر خیال کرتا تھا۔ کہ مسلمان اس کو کہتے ہیں۔ جس نے پتنگ بازی۔ کبوتر بازی۔ مرغ بازی۔ بٹیر بازی۔ قمار بازی اور ہم چوں قسم کی تمام بازیوں کو اپنے حق میں رجسٹرڈ کرا لیا ہو۔ ہاں اور مسلمان اس کو کہتے ہیں۔ جس کا مایہ ناز پیشہ گدائی ہو۔ قلاش ہو۔ دھوکہ باز ہو۔ لپیجڑا ہو۔ چور ہو۔ چغلی خور ہو۔ بس اس سے زیادہ مسلمان کے متعلق دماغ میں تخیل نہ تھا۔ صورت کے اعتبار سے مسلمان کا تخیل بھی عجیب تھا۔ مسلمان اس کو سمجھتا تھا۔ جو خوب موٹا تازہ ہو۔ رخسار پر ڈاڑھی کے بال ہوں۔ جبین ثیاز پر سجدہ کا سیاہ داغ ہو۔ سر پر عمامہ بندھا ہوا ہو۔ خوب لمبا چوڑا چغہ زیب بدن ہو۔ پیروں میں پائجامہ حد شرعی سے آگے بڑھا ہوا نہ ہو۔ ..... لیکن قرآن و حدیث والا مسلمان امیروں میں تلاش کیا۔ مسجدوں میں کھوجا۔ خانقاہوں میں ڈھونڈھا۔ حکومت کے دفاتر میں جستجو کی۔ کونسل کے ممبروں میں تلاش کیا۔ مگر آخر کار پریشانی بسیار کے بعد معلوم ہوا۔ کہ اس قسم کے انسان کی پیدائش اب بالکل بند ہو گئی ہے۔" (ص ۹ و ۱۰)

ناظرین کیا یہ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہٗ ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہٗ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ علماءھم شرّ من تحت ادیم السماء کی حرف بحرف تصدیق نہیں۔ کیا اب بھی مسیح موعودؑ کے آنے کا وقت نہیں۔ کیا اب بھی اس کے اُترنے کا وقت نہیں۔ کیا کوئی اور کسر امت مرحومہ کے خراب ہونے میں باقی ہے۔ کیا ابھی خدا بندوں کے علاج سے بے خبر ہے۔ کیا ابھی تک اس کے کانوں میں آہ و بکا کی آواز نہیں پہنچی یقیناً پہنچی۔ اور اس نے اپنے مامور و مرسل ہادی و رہنماء حضرت میرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی کو بھیجدیا۔ اس سے زیادہ اور کیا دلیل آپ کی صداقت کے لئے ہو سکتی ہے۔ کہ آپ ضرورت کے وقت تشریف لائے۔ پس مبارک ہے وہ جو آسمانی آواز کو سنتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جو ان تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ ابھی ضرورت نہیں۔ کیا ہی سچ فرمایا۔ اس کے مسیح نے علیہ الصلوٰۃ والسلام ؎

نور دل جاتا رہا اک رسم دیں کی رہ گئی
پھر بھی کہتے ہیں کہ کوئی مصلح دیں کیا بکار

راگ وہ گاتے ہیں جسکو آسماں گاتا نہیں
وہ ارادے ہیں کہ جو ہیں برخلاف شہریار

ہر طرف آواز دیتا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار

یاد وہ دن جبکہ کہتے تھے یہ سب ارکان دیں
مہدی موعود حق اب جلد ہوگا آشکار

کون تھا جس کی تمنا یہ نہ تھی اِک جوش سے
کون تھا جس کو نہ تھا اس آنیوالے سے پیار

پھر وہ دن جب آگئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اول ہو گئے منکر یہی دیں کے منار

پھر دوبارہ آگئی اخبار میں رسم یہود ؎ پھر مسیح وقت کے

(از چودہری محمد شریف صاحب مولوی فاضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالصہ مشن

سکھ صاحبان کی خدمت میں چند گذارشات

(۷)

(از گیانی واحد حسین صاحب مبلغ)

سری گورو گرنتھ صاحب میں اختلاف

اب میں اس چوتھے معیار کی طرف آتا ہوں کہ محفوظ کتاب کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے نسخوں میں اختلاف نہ پایا جائے۔ سو واضح ہو۔ کہ اس وقت گرنتھ صاحب آدی کے مختلف نسخے ملتے ہیں۔ جن کے متعلق اس طرح لکھا ہے۔ کہ سری گورو ارجن صاحب نے ارادہ کیا۔ کہ جس طرح ہندوؤں کے لئے وید سائیوں کے لئے توریت۔ عیسائیوں کے لئے انجیل اور مسلمانوں کے لئے قرآن مجید ہے۔ اسی طرح سکھوں کے لئے بھی ایک دھرم پستک بنائی جاوے۔ یہ بچار کر آپ نے تمام سکھوں کی طرف حکم نامے جاری کئے۔ کہ جس کسی کے پاس گورو صاحبان کا شلوک لکھا ہوا یا زبانی یاد ہو۔ تو آکر مجھے لکھوا دے۔ اس طرح گورو صاحب کے پاس بہت سی بانی جمع ہوگئی۔ اور کچھ تھوڑی سی بانی کی دو کتابیں موہن[1] جی کے پاس تھیں وہ خود تشریف لے جاکر گوئندوال سے لے آئے ایک کتاب بنام پران سنگل جو گورو نانک صاحب سنگلادیپ میں راجے شیو نابھ کے ہاں رکھ آئے۔ وہ بھائی جیٹھے پیڑے کو بھیج کر منگوالی۔ اس کی کتھا بھائی بنوں والے گورو گرنتھ میں درج ہے۔ اس طرح کئی برسوں تک آپ نے چار گورو اور اپنی کلام سلسلہ وار بھائی گرداس جی سے امرتسر جہاں اب رام سر گوردوارہ ہے وہاں پر لکھوائی۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ گورو صاحب خیمے کے اندر بولتے جاتے اور باہر بھائی گرداس صاحب لکھتے جاتے تھے۔ اور گورو صاحب سے پیشتر گذر چکے بھگتوں کے متعلق مت بھید ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ بھگت خود مجسم ہوکر گورو صاحب کے پاس آتے اور اپنی کلام گرنتھ صاحب میں درج کراجاتے۔ چنانچہ بھائی گرداس جی کے شک کرنے پر گورو صاحب نے ان کی زیارت بھی کروائی۔ اور بعض کا خیال ہے۔ کہ بانی ان کی کتابوں سے لیکر آپ نے گرنتھ صاحب میں درج کی۔ بعض کا یہ بھی قول ہے کہ گورو صاحب خود ہی اپنی قدرتی طاقت سے ان کے نام پر ان کی بانی تصنیف کرتے تھے۔

اس طرح آپ نے بھگتوں کی بانی اور بھٹوں کی بانی کو گرنتھ صاحب میں درج کیا۔ سمت ۱۶۶۱ بکرمی کو مکمل کرکے بھائی بنوں جی کو جلد بندی کے لئے لاہور روانہ کیا۔ چنانچہ بھائی صاحب نے راستہ میں اس بھائی گرداس جی کے لکھے ہوئے گرنتھ کو نقل کرکے ایک اور نسخہ تیار کرلیا۔ جس میں کئی ایک شبد زائد ملاتے اور لاہور پہنچ کر جہاں گرنتھ صاحب کو جلد کروانے دیا کہتے ہیں۔ کہ لاہور کی سکھ سنگت نے ہمت کرکے چند ہی یوم میں گرنتھ صاحب کو نقل کرکے ایک اور تیسرا نسخہ تیار کرلیا۔ جس میں ایک شلوک یعنی ؎

دھرا نبر دچ ویڑی تہ لال سوگند ابول
اکھر اک نہ آئیو نانک نہیں قبول،

گرنتھ صاحب میں شامل کرلیا۔ جب بھائی بنوں امرتسر پہنچے تو گورو صاحب نے دو جلدیں دیکھ کر اور دیری کی وجہ دریافت کی۔ تو بھائی صاحب نے عرض کی مہاراج سچے پاتشاہ یہ سیوا آپ کی سنگت نے کی ہے۔ جو دوسرا نسخہ تیار ہوگیا ہے۔ جب گورو صاحب نے کھولا۔ تو منداونی (مہر) کے بعد کئی ایک بانیاں یعنی "رتن مالا" "حقیقت رائے مقام روج شیو نابھ کی" "جت درپکھ محمدا" وغیرہ زائد لکھی ہوئی پائیں۔ تو آپ نے اس جلد کو کھاری بیڑ کا در دیا۔ چنانچہ وہ جلد مانگٹ ضلع گجرات میں موجود ہے۔ گویا تین جلدیں (۱) بھائی گرداس والی (۲) بنوں والی (۳) لاہور یاں والی۔ (خلاصہ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۴۰۷ و بانی بیورا صفحہ)

اب ہم ان مندرجہ بالا جلدوں کے متعلق کچھ وچار کرنا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جو کلام گورو ارجن صاحب تک پہنچا۔ وہ غیر محفوظ تھا۔ اور پھر اس کلام کو بھی باوجود گورو نانک کی بانی ہونے کے گرو ارجن صاحب نے گرنتھ صاحب میں درج نہیں کیا۔ چنانچہ ہم اصلی جلد بھائی گرداس جی والی کے متعلق جس کی نقل باقی دو جلدیں بتائی جاتی ہیں۔ کچھ عرض کرتے ہیں۔

گیانی گیان سنگھ صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

"جیسے کہ بھائی بنجہ اڈوڑا گورو کا سکھ جلالپور پر گئے۔ حسن ابدال والا اک بڑا سارا پستک جو اس نے آدگرو تھیں لے کے چوہاں گوروں پاس رہ کے لکھیا سی سو ہن پنجویں گورو جی پاس لے آیا۔ اوس وچوں جو بانی گرو جی دی اچھیا ہوئی لکھ لئی تے پستک موڑ دتا۔ ہن اوہ پستک اس دی اولاد وچ بوٹا سنگھ بنساری پاس راولپنڈی ہے۔ اساں اس نوں دیکھیا ہے اس دے اکھر ہور پرکار دے ہون کر پڑھ نہیں سکے۔ پر بیڑیوں اک آدمی تساں چک سکدا ہے۔ بانی اینی ہے جانو ایس گورو

---

[1] موہن گورو ارجن صاحب کے ماموں بابی بھانی کے بھائی تھے۔ کتابیں لاتے وقت گورو صاحب نے آپکی تعریف میں بہت شبد کہے جو سری گورو گرنتھ صاحب میں درج ہیں لیکن اس موہن کو بھائی گرداس جی نے جن کی بانی گرنتھ صاحب کی چاپی لکھی ہے۔ پاگل اور مشرک لکھا ہے۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گرنتھ صاحب جی دا خزانہ ہے۔ دستخط اُس اوپر دساں گوروں دے ہن کیونکہ بنجتے دے پُتر تے پوتر ے گوروں دے دستخط کروالیو ندے سے۔"

(تاریخ گورو خالصہ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

مطلب۔ جس طرح کہ بھائی بنجتہ روڑا جو گورو صاحب کا مرید تھا۔ ایک بہت بھاری پُستک جس کو بمشکل ایک شخص اُٹھا سکتا تھا۔ اور جس پر پہلے چار گورو صاحبان کے دستخط بھی تھے۔ گوردارجن صاحب کے پاس لایا۔ اس میں سے آپ نے اپنی مرضی کے مطابق جو بانی چاہی وہ نقل کرلی۔ اور باقی چھوڑ دی۔ اور وہ گرنتھ آج کل راولپنڈی میں موجود ہے۔

اس مندرجہ بالا تحریر میں قابلِ غور امر یہ ہے کہ گرنتھ صاحب میں کلام کا درج ہونا گردارجن صاحب کی مرضی پر منحصر تھا۔ بانی کے مستند یا غیر مستند ہونے کا کوئی خیال نہ کیا جاتا تھا۔ بھائی بنجتہ جی کے گرنتھ پر حالانکہ گورو صاحبان کے دستخط بھی تھے۔ اور جناب نے خود بھی دستخط کئے۔ اس سے زیادہ اس کے درست ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا تھا۔ لیکن افسوس کہ گورو صاحب نے باوا نانک صاحب اور دوسرے گوروؤں کے اقوال جو کہ مستند تھے۔ ان کو گرنتھ صاحب میں درج نہ کیا۔ اور پھر کتاب "پران سنگل" جو گورو نانک صاحب سنگلا دیپ میں راجہ شونابھ کے پاس چھوڑ آئے تھے۔ اس کو منگوا کر بھی گرنتھ صاحب میں جگہ نہ دی۔ جس کو مجبور ہو کر بھائی بنوں کو گرنتھ صاحب میں درج کرنا پڑا۔ کیونکہ وہ اس کلام کو گورو نانک کا کلام سمجھتے تھے۔ جس کو اب تک گورو بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔ بلکہ اور اسی سکھ تو بھائی گرداس کی واروں کی بجائے پران سنگلی کو گرنتھ صاحب کی چابی یقین کرتے ہیں۔ (دیکھو اداسین مت ورنن صفحہ ۵۳۶ ادھیائے ۷) بلکہ گور بلاس میں لکھا ہے کہ سری گوردارجن صاحب نے اُس اصل کتاب پران سنگل کو تالاب میں ڈبو دیا۔ اور غرق کرنے کی وجہ یہ بتائی۔ کہ اس پر عمل کرنا بہت مشکل ہے۔ اور ایسا کر کے گورو صاحب نے بانی کا ایک جزو کاٹ دیا۔ اور نامکمل بانی اپنے من مانی کو درج کر لیا۔ اب دوسری بات جو قابلِ غور ہے۔ کہ جو کتابیں موہن جی کے پاس تھیں۔ وہ کتنی تھیں۔ اور ان کی بانی کو کس طرح کانٹ چھانٹ کر کے گرنتھ صاحب میں درج کیا۔ اس کے متعلق گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں۔

"باقی کچھ تھوڑی بانی کی دو کتابیں موہن جی کے پاس موضع گوئنڈوال میں تھیں وہ خود گرو صاحب جا کر لے آئے۔"

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۴۰)

برخلاف اس کے جناب گیانی خزان سنگھ صاحب چار کتابیں بتاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"تیسری ست گورجی نے موہن جی سے چاروں کتابیں لے کر دنیا کی تمام قوموں کے بزرگوں کی کلام سب ایک گرنتھ میں لکھ کر سری گورو گرنتھ صاحب کی جلد تیار کی۔"

(بدھولانہ نمبر ۴ چلیئے صفحہ ۴)

گیانی گیان سنگھ موہن جی کے پاس دو کتابوں کا ذکر کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے گیانی خزان سنگھ چار بتاتے ہیں۔ یہ اختلاف بھی قابلِ غور ہے۔

اور پھر گوردارجن صاحب نے ان کتابوں کی بانی بھی تحریف کر کے گرنتھ صاحب میں درج کی۔ چنانچہ گیانی جی لکھتے ہیں:۔

"یہ دونوں کتابیں ہم نے دیکھی ہیں۔ ایک کرتارپور مہاں سنگھ میں ایک ماتی کے پاس ہے۔ اور دوسری گوئنڈوال باوا بدھ سنگھ اور باوا اچیت سنگھ کے پاس ہے۔ جو سمت ۱۹۵۲ بکرمی میں پشیانے پوجا کے لئے لائے تھے۔ ان کتابوں کے لفظ اچھی طرح نہیں پڑھے جاتے۔ ان میں سے بہت سی تحریر ہمارے پاس ہے۔ یہاں پر بطور نمونہ لکھتے ہیں۔ ایک کتاب میں "رام کلی"۔ سورٹھ۔ سارنگ۔ ملار۔ اور دوسری میں "سری راگ"۔ آسا۔ گوڑی۔ وڈہنس۔ کانڑا۔ ان ۹ راگوں کے ہی شبد ہیں۔ پاٹھ یہاں سے شروع ہوتا ہے۔ بابا نانک بیدی پاتشاہ دین دنیا دا ٹیکا ایک اوتکار ست گور پرساد سچ نام کرتار نربھو۔ نرکار اکال مورت اجونی سیبھو گورو پورے کے پرساد اور محلہ پہلا۔ محلہ ۳۔ محلہ چوتھا۔ ایسے الفاظ بانی کے شروع میں ہیں۔ اور شبد بھی اس طرح کے ہیں۔ یعنی رام کلی محلہ پہلا کوئی پڑھنا۔۔۔۔ الخ ۲۲ صفحہ تک یہ شبد ہیں۔ اور آگے صفحہ ۳۵ تک تیسرے گورو کے شبد ہیں۔ محلہ پہلا اُونکار دکھنی ۵۴ پوڑیاں ہیں اور سدھ گوشٹ ۲۸ پوڑیاں ۷۷ صفحہ تک ہیں۔ آگے آشٹ ۱۳ پوڑیاں ۹۴ صفحہ تک ہیں۔ آگے رام کلی کبیر انتر مل۔۔۔۔ الخ اور تریلوچن راجہ راون۔۔۔۔۔ الخ اور پھر کچھ دھنا کرت۔۔۔۔ الخ اور پھر نام دیو پڑھ۔ پڑوسن۔۔۔۔۔ الخ اور پھر سورٹھ ریودا سن جیو ہم۔۔۔۔۔ الخ اس طرح گوروؤں اور بھگتوں کے شبد گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں سے بہت دلکھن پاٹھ کے ہیں۔ ٹوٹے پھوٹے شبدوں کی بانی ان کتابوں میں بہت تھوڑا ہے۔ باقی واراں میں سے کوئی واران کتابوں میں نہیں ہے۔" (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۴۱ حاشیہ)

ناظرین! پہلے تو کتابوں میں ہی اختلاف ہے۔ کوئی دو اور کوئی چار بتاتا ہے۔ پھر ان دو کتابوں کی بانی کو اسی طرح گرنتھ صاحب میں درج نہیں کیا گیا۔ جس شکل میں کہ پہلے موجود تھی۔ چنانچہ گیانی گیان سنگھ صاحب نے وہ دونوں کتابیں خود دیکھیں۔ ان میں سے ایک راگ ۴ اور دوسری کے ۵ یعنی ہر دو کتابوں کے کل راگ ۹ تھے۔ یعنی گورو نانک صاحب اور دیگر گورو بھگتوں کے اقوال صرف اُنہی راگوں یعنی رام کلی۔ سورٹھ۔ سارنگ۔ ملار۔ سری راگ۔ آسا۔ گوڑی۔ وڈہنس۔ کانڑا کے تھے۔ لیکن گوردارجن صاحب کے گرنتھ کے کل راگ ۳۱ بمعہ راگ محلہ ۳ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن میں دوسرے گوردؤں کے اقوال بھی پائے جاتے ہیں۔ جو کہ ان ہر دو پوتھیوں میں درج نہیں۔ اور پھر موجودہ گرنتھ صاحب میں کوئی پاٹھ۔ بابا نانک بیدی پاتشاہ دین دنیا دا ٹیکا ایک اونکار ست گورپرساد سچ نام کرتا پرکھ نربھو نرونی کال مورت اجونی سیبھو گورو پورے کے پرساد" کے نہیں ملتا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کتابوں کی بانی کو تحریف کرکے گورو صاحب نے درج کیا۔ پھر ان کتابوں میں سدھ گوشٹ کی ۲۸ پوڑیاں لکھیں ہیں۔ لیکن موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں ۷۳ ہیں۔ دیکھو راگ رام کلی محلہ پہلا۔ پس ظاہر ہو گیا۔ کہ باقی ۴۵ پوڑیاں ان کتابوں کے علاوہ اپنی طرف سے بنا کر ڈالی گئیں ہیں۔ پھر لکھا ہے۔ کہ سدھ گوشٹ کی ۲۸ پوڑیاں کے آگے آنند ۱۳ پوڑیاں ۹۴ صفحہ تک ہیں۔ لیکن موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں آنند صاحب کی ۴۰ پوڑیاں ہیں۔ دیکھو راگ رام کلی محلہ ۳۔ لیکن اُن کتابوں میں ۱۳ پوڑیاں تھیں۔ باقی ۲۷ پوڑیاں تحریف شدہ نہیں تو اور کیا ہے۔ اور گیانی جی نے صاف اقرار کیا ہے۔ کہ ان کتابوں کی بانی موجودہ سری گورو گرنتھ صاحب سے مختلف ہے۔ پھر ان کتابوں میں ۲۲ واریں بھی نہیں۔ لیکن اِن موجودہ گرنتھ میں درج ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ سری گوردوارجن صاحب نے اُن کتابوں کی بانی کو تحریف کرکے گرنتھ صاحب میں درج کیا ہے۔ پھر ایک گرنتھ صاحب بزبان عربی میں لکھا ہوا بغداد میں موجود ہے۔ جس کے متعلق گیانی گیان سنگھ جی لکھتے ہیں۔

"اکثر راست گو حاجیوں کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ یہاں پر ایک مکان بھی گورو نانک صاحب کی یادگار میں متصل مکان پیران پیر کے باغ میں بجانب شمالی بنا ہوا موجود ہے۔ جس میں ایک گورو گرنتھ صاحب بزبان عربی رکھا ہوا ہے۔ اور مسلمان ان کو نانک پیر کے نام سے پکارتے ہیں۔"

(تواریخ گورو خالصہ اردو صـ۶۲)

بھائی صاحب کا فرمانا کہ بغداد شریف میں جو بطور بابا نانک کی یادگار کے بنا ہوا ہے۔ عربی زبان میں لکھا ہوا گورو گرنتھ صاحب موجود ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بقول راست گو حاجیوں اور گیانی گیان سنگھ جی کے وہ بابا صاحب کے وقت کا ہی ہوگا۔ لیکن ہمیں سکھ تواریخ بلکہ اور کسی تواریخ میں یہ نہیں ملتا۔ کہ گوردارجن صاحب نے سری گورو گرنتھ صاحب کے جمع کرنے کے وقت اس کو بغداد سے منگوایا ہو۔ یا کسی کو بھیج کر نقل کروالی ہو۔ اور پھر اس کو ترجمہ کرکے گورو گرنتھ صاحب میں درج کیا ہو۔ پس وہ عربی میں لکھا ہوا گرنتھ جو بقول راست گو حاجیوں اور گیانی جی کے بابا نانک صاحب کا ہے۔ اس کا وہیں رہنا اور موجودہ گرنتھ صاحب میں درج نہ ہونا گرنتھ صاحب کو نامکمل ٹھہراتا ہے۔ آئندہ گوردارجن صاحب سے لے کر گورو گوبند سنگھ صاحب کے زمانہ تک گرنتھ صاحب کے ساتھ جو گذری وہ بیان کروں گا۔

فانتظروا (باقی آئندہ)

آریوں میں درختوں اور بوٹیوں کے ساتھ مردوں کی شادیاں

بندے ماترم اخبار میں ہمیشہ ایک کالم تعجب انگیز استفہامیہ شائع ہوتا ہے۔ اس کی پہلی سُرخی "کیا آپ جانتے ہیں۔۔۔ کہ؟" ہوتی ہے۔ اس کے نیچے چھوٹی سرخیاں دیگر تعجب انگیز خبریں لکھی ہوتی ہیں۔ ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء کے بندے ماترم میں اسی کالم میں ایک ضمنی سرخی "آم کے درخت سے شادی" کے ماتحت ایک خبر شائع ہوئی ہے اور وہ یہ ہے "ضلع سنتھال کے گوالوں میں شادی کا عجیب رواج ہے۔ پہلے دولہا کی شادی آم کے درخت سے ہوتی ہے۔ حال ہی میں ایک گوالے کی شادی ہوئی ہے۔ جس میں پہلے اسے آم کے پتوں سے سجا کر خوب باجے گاجے کے ساتھ اس کا جلوس نکالا گیا اور پھر اس کی شادی آم کے درخت سے کر دی گئی۔ ایسے ہی پرتھا کنڈو قوم کے لوگوں میں مہوے کے درخت سے شادی کرنے کا رواج ہے۔ اس پر نامہ نگار راؤ ایڈیٹر صاحب کو تعجب ہوا ہے۔ اسی لئے اس خبر کو اس کالم میں لکھا ہے۔ لیکن میں عرض کروں گا۔ کہ ہندوؤں آریوں کا تعجب کرنا ہی ایک عجیب بات ہے۔ جبکہ ان کے ہاں گھروں میں ایسی ایسی رسوم موجود ہیں۔

جموں کے مہاراج سری پرتاپ سنگھ صاحب کی شادی ایک جنگلی بوٹی کے ساتھ ہوئی تھی۔ اس بوٹی کو طب کی کتابوں میں پیابانسہ کہتے ہیں۔ اور پہاڑ میں بن سوٹی۔ بہکڑا۔ مہکڑا وغیرہ ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

یہ شادی بڑی دھوم دھام سے اور بہت سے پُن دان کرنے کے بعد ہوئی ہاتھیوں کے جلوس نکالے گئے۔ اب بھی اس بوٹی کے مقام پر جو سال کے بعد اُس قسم کی بوٹیاں اُگتی ہیں۔ ان کی پوجا کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر صاحب تعجب نہ کریں۔ خود جموں جاکر یا کشمیر کو سیر کے لئے جاتے ہوئے موٹر کار سے اُتر کر اس جگہ کا درشن کر سکتے ہیں۔ یا جموں کے کسی آریہ سماجی سے اس شادی خانہ آبادی کا حال دریافت کر سکتے ہیں۔ اگر وہ پسند کریں گے۔ تو آریوں کی مذہبی کتب سے بھی اس قسم کے حوالہ جات پیش کئے جا سکتے ہیں۔

(حکیم نظام الدین ممتاز الاطباء قادیان)

اعلان!

جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ پنجاب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ابتدائے سلسلہ سے آج تک احمدیوں کو جہاں جہاں پنجاب میں تکالیف دی گئی ہیں۔ خواہ وہ تکالیف غیر احمدیوں سے پہنچی ہوں یا دیگر مذاہب کے لوگوں سے۔ ان کی تفصیلات بہت جلد درکار ہیں۔ مہربانی فرما کر اعلان ہذا کو پڑھ کر بہت جلد مفصل رپورٹ دفتر ہذا کو روانہ فرما دیں۔ ایسی رپورٹیں جہاں جہاں سکرٹریان جماعت موجود ہیں۔ ان کی وساطت سے بھجوا طور پر اکٹھی بھجوائی جا سکتی ہیں۔ مگر جہاں کوئی جماعت نہ ہو وہاں کے افراد براہ راست بھیجکر ممنون فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

(ضیاء الاسلام پریس قادیان سے شائع کردہ مینیجر فاروق قادیان)